فن خطاطی کا تقدس، روایت پسند محققین کے نقطہ نظر سے

مؤلف: حسین بہروزی پور
مترجم: ڈاکٹر خان محمد صادق جونپوری

خلاصہ

مقدس فن کا تعلق اعلیٰ دینی اقدار سے ہے اور فن خطاطی کو بھی ایک مقدس فن کے طور پر اسلام میں خاصی اہمیت حاصل ہے۔ روایت پسندوں کے مطابق خدا کے ساتھ انسان کے تعلق کے ذریعہ اسلامی فنون میں امر قدسی ظاہر ہوتا ہے اور یہی امر قدسی اسلامی خطاطی میں خطاط کے عرفانی اور اسلامی طرز فکر کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔

اس موضوع کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس فن کی حیثیت کو ایک تجریدی اور مقدس فن کے طور پر ثابت کر سکیں۔ ایک ایسا فن جس کے ذریعہ کلام الہی صورت اور مضمون میں متجلی ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اسلامی فن خطاطی، ایک مقدس فن کے عنوان سے عالم اسلام کے دیگر اسلامی فنون پر کس طرح اثرانداز ہوا؟ یہ تحقیق وضاحتی تجزیاتی انداز میں کی گئی ہے اور اس کے لئے مختلف کتب خانوں سے رجوع کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اسلامی دنیا میں فن خطاطی کے تقدس کے حوالے سے دو روایت پسند مفکرین ٹائٹس برخارٹ اور سید حسین نصر کے خیالات اور نظریات کا جائزہ لینا اور ان کا تجزیہ کرنا ہے۔

کلیدی الفاظ: اسلامی خطاطی، مقدس فن، ٹائٹس برخارٹ، سید حسین نصر

تعارف

اسلامی دنیا اور اسلامی فنون میں فن خطاطی ہی ایک ایسا فن ہے جو سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ فن حیران کن خوبصورتی کے ساتھ ساتھ عالم لاہوت اور معنیٰ میں بھی بہت مضبوط جڑوں کا حامل ہے۔ ادیان الٰہی میں اسلام ہی وہ دین ہے جس نے فن خطاطی کے جمالیاتی پہلوؤں پر توجہ کی ہے اور اسلام میں کسی بھی فن کو خطاطی کی طرح پذیرائی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ کسی بھی آسمانی دین نے اسلام کی طرح خطاطی اور اس کی خوبصورتی کو درک نہیں کیا ہے۔ یہ فن کلام الٰہی کو نظروں کے سامنے ظاہر کرتا ہے[1] اور اسی وجہ سے اسلامی خطاطی ایک اعلیٰ فن کے طور پر معنویت کی دنیا سے جڑی ہوئی ہے۔

خطاط عالم ملکوت سے مدد حاصل کرتے ہوئے اور آیات الٰہی، کلام معصومین علیہم السلام اور شعراء کے پر مغز اشعار کی کتابت کے ذریعہ سب سے پہلے فنی طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اعلیٰ مفاہیم کو پیش کرتا ہے اور پھر اپنے اندر معنوی لطافت، قلبی خلوص اور عرفان الٰہی نقطہ نظر پیدا کرتا ہے۔ ٹائٹس برخارٹ اور سید حسین نصر جیسے روایت پسند محققین کے نظریات کے مطالعہ سے اسلامی خطاطی میں تقدس کے مظاہر کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

تحقیقی پس منظر

گزشتہ صدی میں محققین نے اسلامی فنون کی نوعیت اور ماہیت کو سمجھنے میں خاصی دلچسپی لی ہے۔ مارٹن لنگس[2]، ٹائٹس برخارٹ اور سید حسین نصر جیسے روایت پسند مفکرین نے مابعدالطبیعیات، تقابلی الٰہیات، عرفان، فلسفہ اور خاص طور پر اسلامی فن کے بارے میں اپنی تحقیقات میں روایت پسندانہ نقطہ نظر سے کام کیا ہے۔

مارٹن لنگس بھی ان روایت پسند محققین میں سے ایک ہیں جنھوں نے اس موضوع پر کام کیا ہے اور "ہنر خط و تذہیب قرآنی" کے عنوان سے ایک کتاب بھی تحریر کی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے

۱- ٹائٹس، برخارٹ، ہنر اسلامی زبان و بیان، ص ۵۷

۲- Martin Lings

قرآن کریم کی خطاطی بشمول خط کوفی، خط نسخ، تذہیب قرآن کے اصول وغیرہ جیسے موضوعات پر گفتگو کی ہے[۱]۔

ٹائٹس برخارٹ ایک روایت پسند مفکر کے طور پر، اسلامی فن کے بارے میں بہت سی کتابیں اور مضامین لکھ چکے ہیں جن میں سے ایک کتاب کا نام "ہنر اسلامی : زبان و بیان" ہے۔ اس کتاب میں وہ بتاتے ہیں کہ کوئی بھی فن مسلمانوں کے ذوق کو پروان چڑھانے میں خطاطی جتنا کامیاب نہیں ہوا ہے۔

ان کا خیال ہے کہ اسلامی خطاطی افقی طور پر دائیں سے بائیں لکھی جاتی ہے اور دائیں سمت در اصل محنت اور کوشش کی علامت ہے، اور بائیں سمت دل کی جگہ ہے، اور اس طرح اسلامی خطاطی باہر سے اندر تک کا ایک سفر ہے[۲]۔

سید حسین نصر بھی ایک مذہبی روایت پسند محقق ہیں جنھوں نے اسلامی فن بالخصوص فن خطاطی کے میدان میں بے شمار مضامین لکھے ہیں جن میں سے ہم "اسلام میں خطاطی کے روحانی پیغام" کا ذکر کر سکتے ہیں۔ اس مضمون میں انھوں نے اسلام میں خدا کے معنوی پیغام کے طور پر اسلامی خطاطی کا تجزیہ کیا ہے اور آخر میں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ خطاطی کی ابتدا قرآنی وحی میں موجود حقیقت سے ہوئی ہے[۳]۔

سید حسین نصر نے اپنی کتاب "امر قدسی کی تلاش میں" ان سوالات کے جواب میں جو رامین جہاں بگلو نے ان سے اسلامی فن اور مقدس فن کے بارے میں پوچھے تھے، اسلامی دنیا میں فن خطاطی کے بارے میں بھی کچھ وضاحتیں پیش کی ہیں۔

عفت السادات افضل طوسی نے "خطاطی سے تایپوگرافی تک" نامی کتاب میں اس فن کی اعلیٰ فنی صلاحیتوں، اسلامی فن اور ایران کے فنون پر خطوط کے اثر و رسوخ نیز مغربی فن پر اس کے اثرات اور دور حاضر میں اس کی افادیت پر گفتگو کی ہے۔

۱۔ لینگس، مارتین، ہنر قرآنی خوشنویسی و تذہیب راز و رمز هنر دینی، ص ۱۲۰

۲۔ ہنر اسلامی زبان و بیان، ص ۵۸

۳۔ نصر، سید حسین، ہنر و معنویت اسلامی

متذکرہ بالا تحقیقات کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے کچھ نے فن خطاطی کے جمالیاتی پہلوؤں پر گفتگو کی ہے اور بعض نے مذہبی نقطہ نظر سے ایک اسلامی فن کے طور پر خطاطی کے تقدس پر تحقیق کی ہے لہٰذا، ان میں سے کسی بھی تحقیق نے روایت پسندوں کے نقطہ نظر سے فن خطاطی کے تقدس کا جائزہ نہیں لیا ہے۔ اس لئے اس مضمون میں خطاطی کے فن کو ٹائٹس برخارٹ اور سید حسین نصر جیسے روایت پسندوں کے نقطہ نظر سے پرکھا گیا ہے اور مقالہ نگار نے اسلامی خطاطی کے میدان میں ان روایت پسندوں کے خیالات کو جمع کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ سب سے پہلے ہم روایت اور روایت پسندی پر گفتگو کریں گے۔

روایت اور روایت پسندی

اس فکری تحریک کا آغاز فرانس کے رہنے والے رینی گنون[۱] نے کیا، جو اسلام قبول کرنے کے بعد عبدالواحد یحییٰ کے نام سے مشہور ہوئے۔ اس کے بعد ہندوستانی آرٹ مورخ آنند کمارسوامی[۲] کی کوششوں سے اسے مستقل حیثیت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد اسلامیات کے حوالے سے فریتھوف شوان[۳] کی تحقیقات، مقدس فن کے سلسلہ میں ٹائٹس برخارٹ کی تحریریں اور جدید دنیا میں مذہبی روایات کے بارے میں مارٹن لنگس کے مطالعہ نے اسے فروغ دیا جس کے نتیجہ میں ایک خاص فکری تحریک کا ظہور ہوا۔ موجودہ دور میں سید حسین نصر اس تحریک کی سب سے نمایاں شخصیت ہیں۔[۴]

رینی گنون کا ماننا ہے کہ ہم کسی بھی ایسی چیز کو سنت کا نام دینے سے بالکل گریز کرتے ہیں جس میں خالص بشری خصلت ہو[۵]۔

سید حسین نصر اپنی کتاب "معرفت و معنویت" میں روایت کے بارے اس طرح رقم طراز ہیں:

۱- René Gunon(۱۸۸۶-۱۹۵۱)

۲- ۱۸۷۷-۱۹۴۷

۳- Freithof Schwan

۴- منصوری، سید امیر. تیموری، محمود، نقد آرای سنت گرایان در زمینہ ہنر و معماری اسلامی با تاکید بر مفہوم سنت در تعریف معماری اسلامی

۵- گنون، رینی، بحران دنیای متجدد، ص۱۲۸

"کلی طور پر روایت کو ایسے اصولوں پر مشتمل مانا جاسکتا ہے جو انسان کو عالم بالا سے جوڑتی ہے یعنی دوسرے لفظوں میں دین بھی اس میں شامل ہے۔ جب کہ ایک اور نقطہ نظر سے، مذہب کو اس کے بنیادی معنی میں وہ اصول سمجھا جاسکتا ہے جو عالم بالا سے نازل ہوئے ہیں اور انسان کو اس کے مبداء سے جوڑتے ہیں۔ اس صورت میں روایت کو محدود معنوں میں ان اصولوں کے اطلاق کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔[1]"

روایت پسندوں کے نقطہ نظر سے روایتی فن اور مقدس فن

روایتی فنون ان فنون کو کہا جاتا ہے جو صدیوں سے مستند روایات کو اپنے اندر سموئے ہوئے پروان چڑھے ہیں اور اب تک زندہ ہیں۔ ان فنون میں فنکار کی بصیرت اور یقین کو کام کے تمام مراحل میں مد نظر رکھا جاتا ہے اور مقامی مواد کے ذریعہ مختلف فنکارانہ مظاہر تخلیق ہوتے ہیں۔

روایتی فن ایک ایسا فن ہے جسے روایت پسند طبقہ قبول کرتا ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے۔ ایک ایسا فن جو لوگوں کے لئے خوشی کا باعث ہے اور انھیں کمال تک پہنچاتا ہے۔ روایتی فن روایتوں کی آغوش میں پروان چڑھتا ہے۔

ٹائٹس برخارٹ کا خیال ہے کہ روایت، قدسی اور مذہبی خصوصیات کے ساتھ گھل مل جانے کی وجہ سے ایسے حالات پیدا کرتی ہے کہ جس میں جو کچھ بھی خلق ہوتا ہے اس میں ابدی اور لازوال ازلی معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا کی ذات پر بھروسہ کرنے والے معاشرہ کے چھوٹے سے چھوٹے عمل بھی اس آسمانی برکت سے مستفیض ہوتے ہیں[2]۔

روایت پسندوں کے نقطہ نظر سے، روایتی فن کے ظہور کا سب سے اعلیٰ پہلو مقدس فن یا قدسی فن ہے۔ ایسا فن جو ایک طرف تو قدسی ہے کیونکہ اس کی ابتداء عالم علوی سے ہوتی ہے اور دوسری طرف یہ عالم سفلی یعنی دنیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ مقدس فن دنیا اور آخرت کو جوڑتا ہے[3]۔ مقدس فن کو ایک علامتی فن بھی سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ یہ اشاروں اور کنایوں کی زبان میں بات کرتا ہے۔

۱۔ نصر، سید حسین، معرفت و معنویت، ص ۱۵۶

۲۔ ٹائٹس، برخارٹ، ہنر مقدس، ص ۹

3-Cooper, James, Essays on Traditional Art, p34

فن خطاطی، عالم اسلام کا ایک مقدس فن

عالم اسلام اور مسلمانوں میں فن خطاطی کا ایک خاص مقام ہے کیونکہ مسلمان اس فن کو کلام الٰہی کا بصری نمونہ تصور کرتے ہیں۔ جس طرح قرآن پاک کی تلاوت ایک مقدس صوتی فن کے عنوان سے تمام روایتی صوتی فنون کا مأخذ ہے بالکل اسی طرح فن خطاطی جو کہ لوح محفوظ پر تحریر کلام الٰہی کا عکس ہے، تمام بصری فنون کا مأخذ ہے۔

قرآن کریم کی کتابت سے ہی فن خطاطی کا آغاز ہوا اور آہستہ آہستہ اس کی ترقی اور ارتقاء کی راہیں ہموار ہوئیں اور مسلمانوں کی نظر میں کسی بھی کتابت یا تحریر کا مرتبہ اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ الفاظ قرآن، قرآن سے الگ ہونے کے باوجود بھی مقدس ہیں۔

ٹائٹس برخارٹ کا خیال ہے کہ اسلامی بصری فنون میں، خطاطی ہی ایسا فن ہے جو سب سے زیادہ جہان عرب پر منحصر ہے۔ اس کے باوجود دوسرے فنون کی طرح خطاطی کا تعلق بھی پورے جہان اسلام سے ہے جس کا شمار مقدس فنون میں ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ کلام الٰہی نظروں کے سامنے مجسم ہو جاتا ہے[۱]۔

شیمل[۲] کا قول ہے کہ عربی حروف کے تقدس کی وجہ سے فن خطاطی کی ترقی اور ارتقاء چاہے وہ عربی بولنے والے ممالک ہوں یا فارسی بولنے والے ممالک دونوں میں ہی، دین اسلام کے ظہور کا نتیجہ ہے اور دیگر فنون جیسے کہ آرائشی فنون، بصری فنون اور ڈرائنگ آرٹس پر پابندی کی وجہ سے، اسلامی خطاطی کو خاص طور پر قرآن کریم اور دیگر مقدس متون کی کتابت کی صورت میں ظہور کا موقع ملا۔ بعد کے ادوار میں زیادہ تر فنون، اسلامی اہداف و مقاصد سے ہماہنگ ہوگئے جس سے اسلامی خطاطی کی ترقی و فروغ کے مثبت اثرات و نتائج کو اسلامی دنیا کے دیگر فنون میں بھی واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

۱- ٹائٹس، برخارٹ، ہنر اسلامی زبان و بیان، ص ۵۷

۲- Schimmel, Ann Marie (۱۹۲۲-۲۰۰۳) جرمن مستشرق اور اسکالر جنہوں نے اسلام بالخصوص تصوف پر وسیع پیمانے پر لکھا۔ وہ ۱۹۶۷ سے ۱۹۹۲ تک ہارورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر رہیں۔

خط کا تقدس مذہب اسلام سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اسلام سے پہلے کی تہذیبوں میں بھی اس فن کو دیوتاؤں اور بنی نوع انسان کے درمیان رابطے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔

مختلف مذاہب اور مقدس کتابوں کا ظہور، خط کے فروغ اور مقبولیت میں مؤثر رہا ہے اور تمام قدیم اقوام میں دین و مذہب کا اہم کردار رہا ہے اور انھوں نے کبھی بھی خط کو انسانی ایجاد نہیں مانا بلکہ اسے دیوی دیوتاؤں کا عطیہ اور مافوق فطرت قرار دیا ہے اور خط کو عام طور پر آسمانی یا نیم آسمانی مخلوقات سے منسوب کیا ہے[۱]۔

عالم اسلام میں فن خطاطی کے مقدس ہونے کے نتائج واثرات

اس حصے میں عالم اسلام میں اسلامی خطاطی کے مقدس ہونے کے نتائج واثرات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہم نے ٹائٹس بر خارٹ اور سید حسین نصر کے نظریات کا تجزیہ کیا ہے اور ان دونوں مفکرین کے نظریات کے علاوہ دیگر روایت پسند محققین کے نظریات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے جس کا نتیجہ مندرجہ ذیل عناوین کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے:

۱. اسلامی خطاطی کی ترقی وارتقاء کی سب سے اہم وجہ، اس کے حروف میں ذات حق تعالیٰ کی علامتی تجلی ہے

سید حسین نصر کا یہ ماننا ہے کہ قرآنی حقیقت ہی فن خطاطی کا مأخذ ہے۔ ٹائٹس بر خارٹ کے مطابق، خطاطی ایک مقدس فن ہے جس کی بنیاد شکلوں کے علم اور پہچان پر ہے، یا دوسرے لفظوں میں علامتی رموز پر ہے جو کہ شکلوں کے لئے ضروری ہے[۲]۔

ان سب کے باوجود اسلامی خطاطی میں استعمال ہونے والے عناصر میں مقدس مفاہیم و مضامین پائے جاتے ہیں جو یا تو اس تصور کو براہ راست انسانی ذہن تک پہنچاتے ہیں یا علامتوں اور اشارے کی

۱۔ فضائلی، حبیب اللہ، اطلس خط تحقیق در خطوط اسلامی، ص ۹۱

۲۔ ہنر مقدس، ص ۸

صورت میں، اور کلی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی خطاطی میں ایسے علامتی عناصر پائے جاتے ہیں جو مؤمن انسان کو اپنے معبود کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

اسلامی خطاطی کے ارتقاء اور ترقی کے سلسلہ میں برخارٹ کا یہ نظریہ ہے کہ عربی رسم الخط سریانی یا نباطین حروف تہجی سے نکلا ہے یعنی اس کی ابتداء اسلام سے پہلے کے دور میں ہوئی ہے، لیکن صدر اسلام اس کا بالکل ابتدائی دور تھا۔ بہت سے حروف ایک جیسے تھے اور چونکہ اس میں کوئی مصوت نہیں تھا اس لئے بہت سے الفاظ کے معنی واضح نہیں ہوتے تھے اور حدس و گمان سے کام لیا جاتا تھا، لہٰذا خط کا ارتقاء ضروری طور پر تبدیلی کی طرف جاتا ہے اور علامتی طریقہ اپنایا گیا اور ایک ایسا معنوی رجحان وجود میں آیا جو ایک دوسرے کے تعلق سے حروف کی تبدیلی پر زور دیتا ہے اور خط کی نوعیت میں پوشیدہ توازن بھی اتحاد اور ہم آہنگی کا باعث بنتا ہے[۱]۔

اسلامی خطاطی کے نقطہ نظر سے ہر حرف میں علامتی مفاہیم پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک بسم اللہ کے حرف ب کے نیچے کے نقطے کی تشریح و تفسیر ہے۔ یہ مانا جاتا ہے بسم اللہ کے حرف ب کے نیچے جو نقطہ ہے وہ پہلے نقطہ کا استعارہ ہے جو کہ لوح محفوظ پر ہے اور دوسری طرف، ذات الٰہی کی علامت ہے جو نہ صرف پوری کائنات میں بلکہ حروف اور الفاظ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے[۲]۔ نقطہ، اسلامی خطاطی کا پہلا عنصر ہے، جو تناسب کا پیمانہ اور افراد کو ابتدائی خطاطی سکھانے کا ذریعہ ہے[۳]۔

برخارٹ کا یہ خیال ہے کہ دنیا کی مثال ایک کتاب اور ایک درخت کی سی ہے جس کے پتے اور شاخیں ایک ہی تنے سے اگتی ہیں۔ الہامی کتاب کے حروف درخت کے پتے ہیں۔ جس طرح درخت کے پتے شاخوں سے اور شاخیں درخت کے تنے سے جڑی ہوتی ہیں بالکل اسی طرح حروف الفاظ سے اور الفاظ جملوں سے اور آخر میں، کتاب کی حقیقت ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے[۴]۔

اسلامی خطاطی کے اپنے اصول و ضوابط ہوتے ہیں اور روایتی اور علامتی اصولوں کے ساتھ وحی کے الفاظ اور زبان بھی ہیں جنھوں نے حروف کی صورت میں مادی شکل اختیار کر لی ہے اور ہر ایک اپنی

۱۔ ہنر مقدس، ص ۵۹

۲۔ نصر، سید حسین، پیام روحانی خوشنویسی ایرانی، ص ۴۳

۳۔ شیمل، آن ماری، خوشنویسی و فرہنگ اسلامی، ص ۱۴۰

۴۔ ہنر اسلامی زبان و بیان، ص ۶۲

حالت اور حیثیت میں دوسرے سے مختلف ہے، لیکن ان تجلیات کی ایک ہی اصل ہے اور ایک ہی الٰہی حقیقت کی پیروی کرتے ہیں۔

خطاطی میں ذات حق تعالیٰ کے علامتی رموز کی تجلی کے نتیجہ میں عالم اسلام کے مسلمان خطاطوں نے اس فن کی ترقی اور توسیع کے لئے کوشش کی اور اس ترقی کا آغاز خط کوفی سے ہوتا ہے۔

عالم اسلام میں دیگر اسلامی فنون کے مقابلہ میں فن خطاطی کی زیادہ مقبولیت کے بارے میں برخارٹ کا یہ ماننا ہے کہ:

> "خطاطی کے اصول و ضوابط بہت ہی دقیق اور با مقصد ہیں جن کا تعلق حروف کو جوڑنے، ان کے تناسب اور اسلوب سے ہے۔ دوسری طرف مختلف حروف کو الگ الگ انداز میں جوڑ سکتے ہیں اور اس کی حدبندی بھی نہیں ہے اور خط کے اسلوب میں بھی تنوع پایا جاتا ہے۔ خط کوفی میں لکیریں سیدھی سیدھی ہوتی ہیں جب کہ خط نستعلیق میں قلم کی گردش اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ ان دونوں کے امتزاج نے اسلامی خوشنویسی کو اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ خطاطی سے زیادہ کسی بھی دوسرے بصری فن میں اسلام کی روح اس طرح کھل کر سامنے نہیں آتی ہے۔ جہاں بھی اسلام کی حکومت رہی ہے وہاں آپ اسلامی خطاطی کے لاتعداد جواہرات تلاش کر سکتے ہیں"[۱]۔

برخارٹ کے قول کے مطابق، خط کوفی سے کئی خطوط کا ظہور ہوا جو بنیادی طور پر فن تعمیر اور عمارتوں کی سجاوٹ و آرائش کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے مربع کوفی جو اینٹ کی شکل میں ظاہر ہو سکتے ہیں اور مشجر یا مورق کوفی جو کہ کتابوں کو زینت دینے کے لئے ہے اور موشح و مشبک کوفی جو مغربی خطاطی کے لئے مناسب ہے[۲]۔

۱- ٹائٹس برخارٹ، نقش ہنرہای زیبا در نظام آموزشی اسلام، ص ۳۰

۲- ہنر اسلامی زبان و بیان، ص ۶۰

اسلامی خطاطی کی اس ترقی اور ارتقاء کی ایک واضح مثال عالم اسلام کی مساجد کے کتیبوں پر دیکھی جاسکتی ہے۔ مختلف قوموں نے اسلامی خطاطی پر اپنے اثرات چھوڑے ہیں جس کے نتیجہ میں خطاطی کی مختلف قسمیں سامنے آئیں۔ مثال کے طور پر، ایرانیوں نے ایک خوبصورت خمیدہ انداز ایجاد کیا، اور اس طرح انھوں نے اپنی زبان کو عربی حروف تہجی میں تحریر کیا۔ خطاطی کا مغربی انداز جو اسپین سے لے کر افریقہ کے مشرقی ساحل تک عام تھا، قدیم خط کوفی اور نسخ کے امتزاج کے ساتھ وفادار رہا ہے۔

نصر کے مطابق، خطاطی میں صرف ایران ہی سر فہرست نہیں ہے بلکہ خط ثلث اور نسخ میں ترکی کی خطاطی بھی بہت شاندار ہے جیسا کہ عراقی اور مصری خطاطی کے بعض اقسام بھی اسی زمرہ میں ہیں۔ اسپین اور مراکش میں مغربی طرز کی خطاطی بھی بہت خوبصورت ہے[۱]۔

خطاطی کی علامتی شکلیں اور تصورات کا تعلق بھی قرآن مجید سے ہے۔ یہاں بھی ہر قوم کے استعداد کے مطابق ایک نیا انداز سامنے آیا ہے۔ ایرانی فنکاروں نے خط نستعلیق اور خط شکستہ میں مہارت حاصل کی ہے جبکہ ترک خطاط ہمیشہ خط نسخ میں دوسروں پر سبقت حاصل کی ہے۔

۲. اسلامی خطاطی کے ساتھ انضمام کی وجہ سے اسلامی آرائشی فنون کی ترقی اور ارتقاء

قرآن مجید کی تزئین وتذہیب میں بنیادی طور پر ہندسی اور پودوں کی شکلیں استعمال کی گئی ہیں، جو کسی نہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ قرآن مجید کے ہر سورہ کے آغاز میں اسلامی فن آرائش کے تین اہم عناصر ایک دوسرے میں ضم ہوئے نظر آتے ہیں: ہندسی شکلیں، پودوں کی ڈیزائن اور خطاطی۔ یہ تینوں عناصر تین اہم معنوی عناصر سے ہماہنگ ہیں جنھیں خوف الٰہی، خدا کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نام سے جانا جاتا ہے[۲]۔

کلام وحی کی خطاطی، ہندسی شکلیں اور پودوں کی ڈیزائن، ان تینوں عناصر نے قرآن کریم کی کتابت کے سلسلہ میں اسلامی خطاطی کو بصری اور معنوی عروج پر پہنچادیا ہے۔

۱۔ نصر، سید حسین، در جستجوی امر قدسی، ص ۳۸۴

۲۔ لینگس، مارٹین، ہنر قرآنی خوشنویسی وتذہیب راز و رمز ہنر دینی، ص ۳۳

برخارٹ کے مطابق، فن تعمیر کی سجاوٹ اور یہاں تک کہ کتابوں کی سجاوٹ میں، خطاطی کو اکثر پیڑ پودوں کی ڈیزائن سے جوڑا جاتا ہے۔اس کی ایک بہترین مثال خط کوفی ہے جس میں عمودی تنے اور مسلسل جڑے ہوئے پتے ہوتے ہیں اور یہ پتے بعض اوقات حروف سے باہر نکل آتے ہیں۔اسی ڈیزائن کو خط مشجر یا ریحانی کوفی کہتے ہیں۔

سید حسین نصر کا بھی یہ ماننا ہے کہ خطاطی کے ارد گرد کی تذہیب ایک ہالہ کی طرح مقدس کلام کو احاطہ کئے ہوئے ہے جس سے قرآن کی تلاوت کے وقت معنوی توانائی کا تجسم ممکن ہوتا ہے۔

۳. مساجد کی دیواروں اور محرابوں پر خطاطی کی معنوی تجلی

ٹائٹس برخارٹ کا خیال ہے کہ مسجد کی اندرونی دیوار پر یا محراب کے ارد گرد کندہ شدہ کتیبہ مومن کو نہ صرف ان الفاظ کے معنی یاد دلاتے ہیں بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کی بھی یاد دہانی کراتے ہیں[۱]۔

سید حسین نصر کا بھی یہ ماننا ہے کہ اسلامی فنون میں فن خطاطی ہی ایک ایسا فن ہے جسے آرائشی فنون کا سب سے بہترین نمایندہ سمجھا جاسکتا ہے۔خطاطی اور معماری کے امتزاج کو مسجد کی تزئین میں دیکھا جاسکتا ہے خاص کر ان مساجد میں جہاں ٹائیل لگی ہوئی ہے جو ظلمتکدہ خاک پر ایک ہیرے کی طرح آسمانی نور کی عکاسی کرتا ہے[۲]۔

اسلامی دور کی مذہبی عمارتوں کے کتیبوں پر سب سے زیادہ سورہ کوثر کی آیتیں نظر آتی ہیں۔ مثال کے طور پر اصفہان کی سید مسجد جو کہ صفوی دور کی یادگار ہے۔

سورہ قدر بھی ان سوروں میں سے ہے جسے خطاطوں نے مختلف مذہبی عمارتوں پر کتابت کیا ہے۔ مثال کے طور پر اصفہان کی شیخ لطف اللہ مسجد اور چہار باغ مدرسہ جو کہ صفوی دور کی عمارتیں ہیں اور ان کی دیواریں اور محراب، سورہ قدر کی آیتوں سے مزین ہیں۔دینی عمارتوں کو آیات قرآنی سے

۱۔ ٹائٹس، برخارٹ، روح ہنر اسلامی، ص ۶

۲۔ نصر، سید حسین، ہنر قدسی در فرہنگ ایران، ص ۱۴۱

مزین کرنا ذات کبریائی کے جلال و جبروت کے اظہار کا ایک ذریعہ اور دین اسلام کی تبلیغ کا اہم حصہ ہے۔

۴.اسلامی خطاطی اور مادی طبیعت کے درمیان عدم تعلق

شوان نے فطری فن پر تنقید کی ہے کیونکہ انسان مکمل طور پر فطرت کی نقل نہیں کر سکتا اور اس کا خیال ہے کہ اس طرح کے معاملات میں فن کا کام عبث ہے اور کسی بھی معنوی ماحول کے لئے مناسب نہیں ہے[۱]۔

.برخارٹ کا بھی یہ ماننا ہے کہ اسلامی خطوط میں فطرت کے کوئی آثار نہیں ہیں، اور اگر بعض اساتید ان لکیروں کے پراسرار ہندسہ کو سمجھنے کے لئے کسی جاندار سے اس کی مماثلت کا تصور پیش کرتے ہیں تو وہ ان کے تخلیقی ذہنوں کی پیداوار ہے۔ حروف تہجی میں سے کسی ایک حرف کو کسی جاندار سے مماثلت نہیں دی جاسکتی ہے اور آج تک ایسی کوئی دستاویز حاصل نہیں ہو سکی جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ یہ خطوط فطرت سے اخذ کردہ تجریدی خطوط ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عربی رسم الخط میں خطاطی مکمل طور پر انتزاعی ہے اور قدرتی شکلوں سے متعلق نہیں ہے۔[۲]

خطاطی ایک روایتی فن ہے جو انسانی روح پر اثرانداز ہوتی ہے اور عناصر فطرت سے اس کی کوئی مماثلت نہیں ہے اور اسلامی فنون میں سب سے زیادہ معنوی اور مقدس فن کے طور پر جانی جاتی ہے۔ فن خطاطی کے ارتقاء اور ماضی کے خطاطوں کے حالات پر ایک مختصر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ تر آزاد فکر اور عرفانی اور فنی جذبے کے حامل لوگ تھے۔ انھوں نے اخلاقی اصولوں اور انسانی عظمتوں کی پابندی کرتے ہوئے اور اپنے معنوی و فنکارانہ دل و دماغ کے سہارے اور مادی خواہشات سے منہ موڑتے ہوئے اپنی نظروں کو اسلامی خطاطی کے خوبصورت فن پر مرکوز کی اور اسے ایک مقدس فن کے طور پر سربلند کیا۔

سید حسین نصر کے نقطہ نظر سے بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ خطاط اپنے معنوی اور مقدس فن کے اظہار کے لئے مادی نوعیت کے طریقہ کار کو اختیار کرتا ہے لیکن اس کا مقصد انسان کے ذہن کو اللہ تعالیٰ

۱۔فریتھوف شوان، ہنر و معنویت، ص ۱۶

۲۔ہنر اسلامی زبان و بیان، ص ۵۸

کی بارگاہ تک پہنچانا ہے کیونکہ خطاط جانتا ہے کہ خطاطی کے ذریعہ وہ لوگوں کو بیدار کرنے اور خدائے بزرگ و برتر کی طرف بنی نوع انسان کی رہنمائی کے مشعل کو روشن رکھنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

۵. عرفانی شعر وادب کا مقدس خطاطی سے تعلق

فارسی شاعری اور اسلامی خطاطی کے مابین تعلق بھی اسلامی خطاطی کے تقدس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی خطاطی کا عرفانی شعر وادب سے بہت ہی گہرا تعلق ہے کیونکہ اسلامی فنکار اپنی معنوی تخلیق کے ذریعے مخاطب کو وحدت کی طرف لے جاتا ہے ہیں اور برخارٹ کے قول کے مطابق فن اور اسلامی معنویت کے درمیان تعلق کو سمجھنے کے لئے ادب کا مطالعہ بہت ضروری ہے[۱]۔

ایرانی خطاطوں نے فارسی شاعروں اور ادیبوں کے پر معنی کلام کو اپنے خطاطی کے فن سے کتابت کیا تاکہ اس کے اثرات کو فارسی ادب میں دوبالا کریں نیز لوگوں کو اسلامی خطاطی کی قداست کی طرف متوجہ کریں۔

ایک مقدس فن کے طور پر اسلامی خطاطی کی عرفانی شعر وادب کے ساتھ ہم آہنگی، فن، ثقافت اور عرفانی ادب دونوں کے لئے مفید ہے اور اس کے ساتھ ہی عرفاء اور شاعروں کے اقوال بھی محفوظ ہو جائیں گے۔اسلامی خطاطی نے فارسی شاعری اور ادب میں پائی جانے والی مقدس اور گہری عرفانی باریکیوں کو ہم تک پہنچانے میں مدد کی ہے۔

مسلمانوں کا ماننا ہے کہ حضرت علیؑ کی ذات والا مقام سے فن خطاطی کا آغاز ہوتا ہے۔ ڈاکٹر سید حسین نصر اپنی کتاب "در جستجوی امر قدسی" میں اس طرح تحریر کرتے ہیں:

> "سبھی محققین اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی خطاطی کا اصل سرچشمہ ذات باری تعالیٰ ہے کیونکہ اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا کلام مجسم ہوتا ہے اور مسلمانوں کا یہ ماننا ہے کہ حضرت علیؑ فن خطاطی کے موجد ہیں اور آپ ہی پہلے کاتب ہیں۔ یہ

۱- ہنر مقدس، ص ۱۰۲

دعویٰ درست ہے یا نہیں ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں بلکہ اہم بات یہ ہے کہ مسلمان ایسے شخص کو اسلامی خطاطی کا بانی مانتے ہیں جو پیغمبر اکرمؐ کے بعد عالم اسلام کا سب سے عظیم چہرہ ہے اور قرآنی خطاطی کے سب سے خوبصورت انداز کو امام علیؑ نے خلق کیا"[۱]۔

امام علیؑ ارشاد فرماتے ہیں:

الخَطُّ لِسانُ الیَد۔ ترجمہ: قلم ہاتھ کی زبان ہے[۲]۔

❖

امام علیؑ اپنے کاتب عبید اللہ بن ابی رافع سے فرماتے ہیں:

أَلِقْ دَواتَكَ ، و أَطِلْ جِلْفَةَ قَلَمِكَ ، وَ فَرِّجْ بَينَ السُّطورِ ، و قَرْمِطْ بَينَ الحُروفِ ، فإنَّ ذلكَ أَجْدَرُ بِصَباحَةِ الخَطِّ۔

ترجمہ: دوات میں صوف ڈالا کرو اور قلم کی زبان لمبی رکھا کرو، سطروں کے درمیان فاصلہ زیادہ چھوڑ و اور حروف کو ساتھ ملا کر لکھا کرو کہ یہ خط کی دیدہ زیبی کیلئے مناسب ہے۔[۳]

❖

اسی طرح حضرت علیؑ سے منقول ہے:

افْتَحْ بَرْيَةَ قَلَمِكَ ، و أَسْمِكْ شَحْمَتَهُ ، و أَيْمِنْ قِطَّتَكَ يَجُدْ خَطُّكَ۔

ترجمہ: اپنے قلم کی نوک کو تقسیم کریں اور اس کی نوک کو گھمائیں اور اسے دائیں طرف سے کاٹ دیں تاکہ آپ کا خط اچھا ہو۔[۴]

۱- در جستجوی امر قدسی، ص ۳۴۸
۲- غرر الحکم، ۷۰۶
۳- نہج البلاغہ، حکمت ۳۱۵
۴- غرر الحکم، ۲۴۶۵

حضرت علی بن ابیطالبؑ کی خطاطی کی طرف توجہ، قلم کی نوک، خطوط کا فاصلہ، حروف کی قربت اور الفاظ کے خوبصورت امتزاج اور ان عناصر کا خطاطی میں جو کردار ہے، اس کا اندازہ ان احادیث سے ہوتا ہے اور جس سے آپ کی فنکارانہ شخصیت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

نتیجہ

موجودہ تحقیق میں اسلامی فن کے حوالے سے روایت پسند مفکرین ٹائٹس برخارٹ اور سید حسین نصر کے نظریات کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ اسلامی خطاطی کے تقدس کا تجزیہ کیا جا سکے۔

ان دونوں روایت پسند مفکرین کے نظریات کا جائزہ لینے کے نتیجے میں اس فن کی پہچان اور اس کو ایک مقدس فن کے طور پر تسلیم کئے جانے کے سلسلہ میں کچھ ایسے نکات کا اظہار کیا گیا ہے جن کے بارے میں ان کے خیالات اور تصورات مشترک ہیں۔

تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی خطاطی ایک مقدس فن ہے اور اس کی مختلف اور متنوع شکل و صورت میں توسیع اور عالم اسلام کے دیگر اسلامی فنون میں اس کا ممتاز مقام اسی تقدس کا ایک اہم نتیجہ ہے۔

منابع و مآخذ

- ❖ اعوانی، غلام رضا، ہنر جدید و سنن دینی از سلسلہ سخنرانی ہای مرکز مطالعات و تحقیقات ہنری وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی در موزہ ہنرہای معاصر تہران، فصلنامہ ہنر، ش ۲۸، ۱۳۸۴ش
- ❖ افضل طوسی، عفت السادات، از خوشنویسی تا تایپو گرافی، انتشارات ہیر مند، تہران، ۱۳۸۸ش
- ❖ الدمدو، کنت، سنت گرایی دین در پرتو فلسفہ جاویدان، ترجمہ: رضا کورنگ بہشتی، انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۸۹ش
- ❖ ٹائٹس، برخارٹ، روح ہنر اسلامی، ترجمہ: سید حسین نصر، مجلّہ ہنر و مردم، ش ۵۵، ۱۳۴٦ش
- ❖ ٹائٹس، برخارٹ، ہنر اسلامی زبان و بیان، ترجمہ: مسعود رجب نیا، انتشارات سروش، تہران، ۱۳٦۵ش
- ❖ ٹائٹس، برخارٹ، ہنر مقدس، ترجمہ: جلال ستاری، انتشارات سروش، تہران، ۱۳٦۹ش
- ❖ ٹائٹس، برخارٹ، ارزشہای جاودان ہنر اسلامی، ترجمہ: نصر اللہ جوادی پور، نشر دانش، ش ۱۱، ۱۳٦۱ش
- ❖ ٹائٹس، برخارٹ، نقش ہنرہای زیبا در نظام آموزشی اسلام، ترجمہ: سید محمد آوینی، سورہ، ش ۲، ۱۳٦۸ش
- ❖ ٹائٹس، برخارٹ، ہنر عربی یا اسلامی؟، ترجمہ: امیر حسین رنجبر، فصلنامہ ہنر، ش ۲۸، ۱۳۷۴ش
- ❖ خلیلی، ناصر، جیمز دیوید، پس از تیمور: قرآن نویسی تا سدہ دہم ہجری، مترجم: پیام بہتاش، نشر کارنگ، تہران، ۱۳۸۱ش
- ❖ سانسون، سفر نامہ، ترجمہ: تقی تفضلی، تہران، ۱۳۴٦ش
- ❖ شاردن، ژان، سفر نامہ، ترجمہ: اقبال یغمایی، توس، تہران، ۱۳۷۵ش
- ❖ شوان، فریتیوف، ہنر و معنویت، ترجمہ: ان شاء اللہ رحمتی، فرہنگستان ہنر، تہران، ۱۳۸۳ش
- ❖ شیمل، آن ماری، خوشنویسی و فرہنگ اسلامی، ترجمہ: اسد اللہ آزاد، نشر آستان قدس رضوی، مشہد، ۱۳۸٦ش
- ❖ فدایی تہرانی، مریم، خوشنویسی ہنر مقدس از منظر ادیان (پایان نامہ) دانشگاہ الزہرا، دانشکدہ ہنر، تہران، ۱۳۸۷ش
- ❖ فضائلی، حبیب اللہ، اطلس خط تحقیق در خطوط اسلامی، انتشارات مشعل، اصفہان، ۱۳٦۲ش
- ❖ کونل، ارنست، ہنر اسلامی، ترجمہ: ہوشنگ طاہری، انتشارات توس، تہران، ۱۳۸۴ش

❖ گنون، رینی، بحران دنیای متجدد، ترجمہ: ضیاء الدین دہشیری، انتشارات دانشگاہ، تہران، ۱۳۴۹ش
❖ گنون، رینی، اسلام و تائوئیسم، ترجمہ: دل آرا قہرمانی، چاپ آبی، تہران، ۱۳۷۹ش
❖ لینگس، مارٹین، ہنر قرآنی خوشنویسی و تذہیب راز و رمز ہنر دینی، سروش، تہران، ۱۳۸۰ش
❖ منصوری، سید امیر، تیموری، محمود، نقد آرای سنت گرایان در زمینہ ہنر و معماری اسلامی با تاکید بر مفہوم سنت در تعریف معماری اسلامی، نشریہ فیروزہ اسلام پژوہہ معماری و شہر سازی اسلامی، دانشگاہ ہنر اسلامی تبریز، ۱۳۹۴ش
❖ نصر، سید حسین، ہنر قدسی در فرہنگ ایران، مجلّہ ہنرہای دینی ش، ۱۳۸۰ش
❖ نصر، سید حسین، پیام روحانی خوشنویسی اسلامی، ترجمہ: رحیم قاسمیان، ہنرہای تجسمی، شمارہ ۱۸، ۱۳۸۱ش
❖ نصر، سید حسین، در جستجوی امر قدسی: گفت و گوی رامین جہانبگلو با سید حسین نصر، ترجمہ: سید مصطفی شہر آیینی، انتشارات نشرنی، تہران، ۱۳۸۶ش
❖ نصر، سید حسین، معرفت و معنویت، ترجمہ: ان شاء اللہ رحمتی، انتشارات سہروردی، ۱۳۸۸ش
❖ Cooper, James, Essay on Traditional Art, American Art Quarterly